روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
سوموار 3۔اگست 2015ء 17 شوال 1436 ہجری 3 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 175

اللہ کا محبوب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ اللہ تعالیٰ کے راز دار ہیں اور عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور آدمؑ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں سن لو کہ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں اور (اس پر مجھے) کوئی فخر نہیں اور میں ہی حمد کے جھنڈے کو قیامت کے دن اٹھانے والا ہوں اور (اس پر) کوئی فخر نہیں۔ (ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہی یہود سے رحمت کا سلوک فرماتے تھے۔ مثلاً ایک یہودی قبیلہ بنو عریض علاقہ وادی القریٰ میں آباد تھا اور وہ قبیلہ بنوسعد کا حلیف تھا۔ ان دونوں کا آپس میں معاہدہ تھا کہ بنو عریض انہیں ہر سال غلہ کی معینہ مقدار ادا کیا کریں گے اور اس کے بدلے میں بنوسعد ہذیم دوسرے قبائل کے مقابلے میں ان کا دفاع کریں گے۔ ان دونوں قبائل کے وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدینہ پہنچے۔ کچھ دن قیام کے بعد یہ لوگ واپس ہونے لگے تو آنحضرت ﷺ نے بنوسعد ہذیم کے سردار حضرت جمرہؓ بن نعمان کو ایک جاگیر تحفۃً عنایت فرمائی اور بنو عریض کو یہ تحفہ دیا کہ وہ جتنا غلہ بنوسعد ہذیم کو اپنے معاہدہ کی رو سے دیں گے، اتنا ہی بیت المال سے انہیں ادا کر دیا جایا کرے گا۔ نیز اس بارہ میں حسب ذیل تحریر بھی انہیں دی کہ:

''رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے ہر فصل کی کٹائی پر ان کو دس وسق غلہ اور پچاس وسق کھجور ہر سال کسی کمی کے بغیر پوری پوری دی جایا کرے''۔ (زاد المعاد فصل في قدوم وفود العرب، وفد بنی سعد بن بكر وابن سعد ذكر وفادات العرب)

یہ آپؐ کی رحمت تھی جو ہمیشہ، مسلسل اور ہر سمت قبائل اور قوموں پر وسیع رہی۔

اسی طرح اہل مقنا کو آپؐ نے نہ صرف حاکم ایلہ سے رہائی دلائی بلکہ ان کو ان کے شہری حقوق واپس دلوائے اور ان کی اور ان کے تحفظات کی ذمہ داری خود سنبھال کر ان کا تعلق براہ راست اپنے ساتھ قائم کیا۔ حاکم ایلہ سے معاہدے کے بعد مدینے آنے پر آنحضرت ﷺ نے اہل مقنا کو خط لکھا:

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے گاؤں واپس جا رہے ہو۔ جب میرا یہ مکتوب تمہارے پاس پہنچے تو تم خود کو حفظ وامان میں سمجھو کیونکہ اب تمہارے لئے اللہ کا اور اس کے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ نے تمہارے گناہ اور وہ سب خون، جن کے لئے تمہارا تعاقب کیا گیا تھا، معاف کر دیئے ہیں۔ تمہارے گاؤں میں رسول اللہ کے سوا اور رسول اللہ کے نمائندے کے سوا نہ تمہارا کوئی شریک ہوگا نہ حصہ دار۔ آج کے **بعد سے تم پر نہ کوئی ظلم ہوگا اور نہ زیادتی اور اللہ کا رسول تمہیں ان تمام چیزوں سے بچائے گا جن سے وہ خود اپنے تئیں بچاتا ہے۔** جو چیزیں رسول اللہ نے یا رسول اللہ کے نمائندے نے معاف کر دی ہیں ان کے سوا تمہارے بنے ہوئے کپڑوں، تمہارے غلاموں، تمہارے گھوڑوں اور تمہاری زرہوں میں سے اللہ کے رسول کے لئے حصہ ہے۔ جو کچھ تمہارے نخلستانوں میں پیدا ہو اور تمہارے ماہی گیر شکار کریں اور تمہاری عورتیں کاتیں، ان سب میں سے ایک چوتھائی تم پر واجب ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہے تمہارا ہے۔ نیز یہ کہ رسول اللہ نے تمہیں ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ اگر تم سنو گے اور اطاعت کرو گے تو رسول اللہ تمہارے عزت داروں کی عزت کریں گے اور تمہارے قصور معاف کریں گے۔ اہل مقنا میں سے جو مسلمانوں سے بھلائی کرے گا، وہ بھلائی خود اس کے اپنے لئے ہوگی اور جو برائی کرے گا، وہ برائی بھی اس کے اپنے لئے ہی ہوگی۔ تم پر کوئی امیر نہیں ہوگا مگر وہ جو خود تم میں سے ہو یا رسول اللہ کی جانب سے مقرر کردہ ہو۔

(ابن سعد ذكر بعثة رسول الله ﷺ الرسل الى الملوك......)

رحمت سے بھرپور ایسے معاہدے تاریخ عالم میں سوائے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اور کہیں نہیں ملتے۔

انفرادی طور پر بھی اگر کوئی یہودی آپؐ سے زیادتی یا بدکلامی کرتا تو آپؐ اس سے عفو در گزر کرتے اور اسے کسی قسم کا ضرر نہ پہنچنے دیتے تھے۔ چنانچہ ایک یہودی زید بن سعنہ نے آپؐ کو کچھ قرض دیا اور جلد بڑی گستاخی سے آپؐ کے کندھے سے چادر کھینچتے ہوئے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ صحابہؓ میں سے بعض اس پر سختی کرنا چاہتے تھے مگر آپؐ نے انہیں روک دیا۔ آپؐ کا یہی عفو و کرم اس کی ہدایت کا موجب بنا۔

(مستدرك للحاكم كتاب معرفة الصحابة ذكر اسلام زيد بن سعنه)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 130 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 25 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

☆..............☆..............☆

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆..............☆..............☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور کا اختتامی خطاب

7 جون 2015ء سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: گزشتہ تین چار سالوں میں جرمنی میں دعوت الی اللہ کے لحاظ سے کس حد تک کوششیں بارآور ہوئیں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تین چار سالوں میں جماعت احمدیہ کا تعارف جرمنی میں بہت زیادہ بڑھا ہے۔ ہر طبقے تک جماعت احمدیہ کا تعارف جو گزشتہ چند سالوں میں ہوا ہے اتنا وسیع تعارف پہلے نہ تھا سیاست دانوں میں بھی، پڑھے لکھے طبقے میں بھی، عوام الناس میں بھی جماعت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ جانا جاتا ہے۔

س: دعوت الی اللہ میں کامیابی کی وجہ سے جو مخالفت ہوئی اس کا اللہ تعالیٰ نے کیا علاج بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! بعض طبقوں اور بعض اخباروں میں ہمارے خلاف مخالفانہ مہم بھی چلائی گئی اور جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے یا کی گئی لیکن اس کا علاج بھی خدا تعالیٰ نے انہی لوگوں کے ذریعے سے کر دیا ان کے سیاستدان، ان کا پڑھا لکھا طبقہ بلکہ ایسے بھی جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں جماعت کے حق میں آواز اٹھاتے ہیں یہ جرمن لوگوں کی شرافت ہے بلکہ بعض جگہ پر دینی قانون و قواعد اور سکولوں کے سلیبس کیلئے جماعت کے مشوروں کو اہمیت بھی دی جاتی ہے۔

س: جہاں مخالفت ہو اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے اور اس مخالفت میں یورپ کا پہلا ملک کون سا ہے؟

ج: فرمایا حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ کسی کے یہ کہنے پر کہ ہمارا علاقہ بڑا پر امن ہے وہاں کوئی مخالفت نہیں فرمایا تھا کہ اصل پیغام تو وہیں پھیلتا ہے جہاں مخالفت ہو پس یورپ کے ممالک میں مختلف ذریعوں سے جماعت کی مخالفت میں پہلا ملک جرمنی ہے ایک طرف سب سے زیادہ مقامی لوگ اس ملک میں ہماری حمایت کرنے والے ہیں تو دوسری طرف مخالفت کرنے والا طبقہ خواہ تھوڑا ہی ہو سرگرم عمل ہے۔

س: حقیقی نجات دہندہ کی بابت جرمن قوم کو کیا بتانا چاہیئے؟

ج: فرمایا! دنیا کو یہ بھی بتانا چاہیئے اور جرمنی بھی اس میں شامل ہے کہ تمہارا حقیقی نجات دہندہ جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھیجا ہے وہ حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

س: پیغام حق پہنچانے سے کیا مشکلات ہو سکتی ہیں؟

ج: فرمایا!: پس جس طرح لاکھوں تک امن کے پیغام کے لیف لٹس پہنچے اب اسی طرح لاکھوں اور کڑوروں تک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کیلئے لیف لٹس بھی پہنچنے چاہئیں ہو سکتا ہے اس سے اس طبقے میں بعض ایسے لوگ بھی پیدا ہو جائیں جو اس وقت ہمارے حق میں بولتے ہیں لیکن بعد میں خلاف ہونے لگ جائیں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہاں کی اکثریت پڑھی لکھی ہے اور ہمارے اس پیغام کو بھی سمجھتی ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔

س: حکمت کے معنے حضور انور نے کیا بیان فرمائے؟

ج: فرمایا! حکمت کے معنے ہیں دانائی، عقل، سوچ سمجھ کے بات کرنا، علم (جس میں سائنس کا علم بھی ہے دوسرا علم بھی ہے)، انصاف اور برابری، دوسروں کی غلطیوں کو دیکھ کر برداشت، حوصلہ اور ہمدردی دکھانا، پختہ یقین ہونا، موقع اور محل کے لحاظ سے سچائی کا اظہار کرنا۔

س: حضور انور نے پیغام حق کے پہنچانے کی بابت کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والوں کو مختلف لوگوں کے طبائع کے لحاظ سے مختلف طریقوں سے دعوت الیٰ اللہ کرنی ہوگی ہر ایک کو ایک ہی طریقے سے پیغام نہیں پہنچایا جا سکتا کوئی پڑھا لکھا ہے کوئی اپنے مذہب کے معاملے میں سخت ہے، کوئی سائنس کی دلیل چاہتا ہے کوئی جذباتی طریقے سے اور کوئی اخلاق دیکھ کر متاثر ہوتا ہے غرضیکہ مختلف طریقے ہیں پس جو علم اور سائنس سے متاثر ہونے والا ہے اسے ہمیں دلائل اور علم کی رو سے قائل کرنے کی کوشش کرنی ہو گی جذبات وہاں کام نہیں آئیں گے۔ بہر حال دعوت الی اللہ میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ایسی بات نہ ہو جو انصاف سے عاری ہو پھر مذہب کی خوبصورتی تحمل اور برداشت سے پیش کی جائے۔ پھر حکمت سے جواب ہو اور برداشت اور ہمدردی کا مظاہرہ ہو اور صبر کا مظاہرہ کرنا ہے۔ حکمت میں یہ بات بھی ہے کہ ہر بات موقع اور محل کے حساب سے کی جائے۔

س: حضور انور نے سچائی کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے کون سا واقعہ بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم سچے دین کی طرف بلا رہے ہیں تو بے شک حقائق سے ہٹ کر بات کر دیں یہ غلط چیز ہے جب ہدایت دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے جیسا کہ اس نے فرمایا تو پھر اس سچائی کو بیان کریں جس کو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ نہ ہو کہ دوسروں کو ہدایت دیتے دیتے خود جھوٹ کی برائی میں مبتلاء ہو جائیں بعض لوگ واقعات میں مبالغہ آمیزی کر جاتے ہیں۔ حضور نے حضرت مصلح موعود کا ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دوست نے آپ کے سامنے لیکھرام کے متعلق پیشگوئی میں مبالغہ سے کام لیا آپ نے فوراً اصلاح فرمائی تھی۔ پھر فرمایا: اسی طرح مذہب کے بارے میں غلط باتیں پھیلتی ہیں اور بعض نام نہاد بزرگوں کے بارے میں کہانیاں سنائی جاتی ہیں کسی کو قائل کرنے کے لئے بھی واقعاتی سچائی کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

س: حکمت کا ایک مطلب نبوت ہے اس کی وضاحت کریں۔

ج: فرمایا! حکمت کا مطلب نبوت بھی ہے یعنی دعوت الی اللہ اس ذریعہ سے کرو جو نبوت کا ذریعہ ہے اور یہ کہ ہمارے لئے یہ ذریعہ قرآن کریم ہے پس قرآنی دلائل سے دنیا کے دلوں کو فتح کرنے کی کوشش ہونی چاہئے نہ کہ اپنی پسند کے دلائل سے۔ قرآنی دلائل میں وزن بھی ہوگا۔ پس یہی ایک ہتھیار ہے جس کے استعمال سے ہماری فتح ہے کہ ہم قرآن کریم کو ہمیشہ ہاتھ میں رکھیں۔

س: حضور انور نے دعوت الی اللہ کے ضمن میں کس اہم امر کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! دعوت الی اللہ کے لئے حکمت کے لفظ میں یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ ایسے طریق سے بات کی جائے جو دوسرا سمجھ سکے کہ کم پڑھے لکھے انسان کے سامنے اگر اپنی علمیت جھاڑی جائے تو اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ لوگوں سے ان کے فہم اور ادراک کے مطابق بات کیا کرو پس یہ بہت اہم بات ہے پھر دل پر گہرا اثر ڈالنے والی بات ہو قرآن کریم ہمیں صرف خشک باتیں پیش کرنے کیلئے نہیں کہتا بلکہ ایسا طریق ہو جو منطقی ہونے کے ساتھ ساتھ جذبات کو ابھارنے والا بھی ہو اور واقعاتی بھی ہو۔

س: بہترین بات کون سی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری باتوں میں سے بہترین بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سچائی حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعے سے دنیا تک پہنچاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو جو سب سے زیادہ چیز پسند ہے وہ یہی ہے کہ انسان شیطان کے پنجے سے نکل کر صحیح عابد اور خدا پرست بن جائے اور اس کا فائدہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ انسان کو ہی ہے۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کن ذمہ داریوں کو نبھانے کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! اس زمانے میں جہاں شیطان یا شیطانی طاقتیں اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ دنیا کو شیطان کی جھولی میں گرانا چاہتی ہیں وہاں دوسری طرف خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے بھیجا تھا اور اب ہم میں سے ہر ایک نے اس نئی زمین اور نئے آسمان کو بنانے میں اپنا کردار ادا کرنا ہے جہاں اپنے دلوں کی زمین ہموار کر کے اللہ تعالیٰ کی یاد کو آباد کرنا ہے وہاں دنیا کو نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے طریقے بھی سکھانے ہیں اور شیطان کے چنگل سے نکال کر انہیں خدا کا حقیقی عبد بنائیں۔

س: حضور انور نے افراد جماعت کو دعا اور اپنی حالتوں کی بہتری کی بابت کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی نسبت یہاں بھی اور دنیا کے ہر ملک میں بھی یہ رَو چلی ہے کہ تعارف بڑھے ہیں اور لوگ احمدیت کے قریب ہو رہے ہیں۔ ہمیں بھی اپنی حالتوں کو عملی نمونہ بنانے کے ساتھ ان کے دلوں کو پھیرنے کے لئے دعا کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ہماری حالتوں کی بہتری بھی ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر ہم حق نہیں ادا کر سکتے پس اس طرف بھی توجہ کی بہت ضرورت ہے۔

س: دعوت الی اللہ کی بابت آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کو مخاطب کر کے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک دفعہ آپ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا کی قسم تیرے ذریعے سے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا تیرے لئے اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس زمانے میں سرخ اونٹ بہت بڑی قیمتی چیز سمجھی جاتی تھی اور اس مثال کو اس لئے سامنے رکھا گیا پس فرمایا کہ تمہارے ذریعے سے کسی کا ہدایت پا جانا تمہیں اتنا زیادہ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے کہ دنیاوی انعاموں میں سے بہترین انعام کی بھی اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

س: حضرت مسیح موعود کا دعوت الی اللہ کی اہمیت کی بابت ارشاد درج کریں؟

ج: فرمایا! ہمارے اختیار میں ہو تو ہم گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے (دعوت الی اللہ) کریں اور اس (دعوت الی اللہ) میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 219)

س: دعوت الیٰ اللہ کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

ج: فرمایا! آپ میں سے یہاں اکثر تو اب جرمن زبان سمجھتے ہیں اور دنیا کے اکثر ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی زبانیں احمدی سمجھتے ہیں جو مختلف قومیں جہاں آباد ہیں اس ملک میں بھی وہ بھی جرمن زبان سمجھ لیتی ہیں پھر لٹریچر بھی میسر ہے پھر کیسٹس بھی مہیا ہیں پھر مختلف زبانوں کے ہمارے پاس علماء بھی ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ MTA کا ذریعہ بھی ہے۔ دعوت الی اللہ کیلئے جتنے کارگر ہتھیار ہمارے پاس ہیں کسی دوسرے مذہب کے ماننے والے کے پاس نہیں۔ حضرت مسیح موعود کو دلائل اور براہین میں ایک خاص مقام دیا گیا ہے اور جب دلائل ہوں تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی غصہ میں وہ لوگ آتے ہیں یا پریشان ہوتے ہیں جو دلائل کا سامنا نہ کر سکیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے کن لوگوں کو دعوت

باقی صفحہ 8 پر

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

بزرگ صحابی رسول ﷺ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

نام ونسب

حضرت سعدؓ کے والد مالک بن وھیب کا تعلق قریش کی شاخ بنوزہرہ سے تھا۔اس لحاظ سے آپ رشتہ میں رسول اللہؐ کے ماموں تھے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ بھی بنوزہرہ قبیلہ سے اور حضرت سعدؓ کی چچا زاد تھیں۔ ایک دفعہ حضرت سعدؓ کے تشریف لانے پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی اور شخص مجھے اپنا ایسا ماموں تو دکھائے۔ والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بھی قریش سے تھیں۔کنیت ابواسحاق تھی۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب سعدؓ، اسد الغابہ جلد2ص 390)

قبول اسلام اور قربانی

حضرت سعدؓ نے چوتھے اور چھٹے سال نبوت کے درمیان اسلام قبول کیا۔اس وقت آپ سترہ برس کے نوجوان تھے۔خود بیان کرتے تھے کہ میں نے نماز فرض ہونے سے بھی پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

آپ کا اسلام قبول کرنا بھی الٰہی تحریک کے نتیجہ میں تھا۔آپؓ بیان کرتے تھے کہ اسلام سے قبل ”میں نے رؤیا میں دیکھا کہ گھپ اندھیرا ہے اور مجھے کچھ بھی سجھائی نہیں دیتا کہ اچانک ایک چاند روشن ہوتا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگتا ہوں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ مجھ سے پہلے اس چاند تک پہنچے ہوئے ہیں۔قریب جا کر معلوم ہوا کہ وہ زید بن حارثہؓ،علی بن ابی طالبؓ اور ابوبکرؓ تھے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تم لوگ کب یہاں پہنچے؟ وہ کہتے ہیں بس ابھی پہنچے ہی ہیں۔“ اس خواب کے کچھ عرصہ بعد مجھے پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ مخفی طور پر اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ایک روز میری آپ سے اجیاد گھاٹی میں ملاقات ہوئی۔آپؐ نے اسی وقت نماز عصر ادا کی اور میں نے اسلام قبول کیا۔ مجھ سے پہلے سوائے ان تین مردوں کے کسی نے اسلام قبول نہیں کیا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب سعدؓ،اسد الغابہ جلد3ص 390تا 392)

حضرت سعدؓ فرماتے تھے کہ میں نے تیسرے نمبر پر اسلام قبول کیا اور سات دن تک مجھ پر ایسا وقت رہا کہ میں اسلام کا تیسرا حصہ تھا۔

(ابن سعد جلد3ص 139)

اسلام قبول کرنے پر ابتلاء

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ سے نہایت نیکی اور احسان کا سلوک کرتا تھا۔جب میں نے اسلام قبول کیا تو وہ کہنے لگی تم نے یہ نیا دین کیوں اختیار کرلیا ہے۔ تجھے بہرحال یہ دین چھوڑنا پڑے گا۔ ورنہ میں نہ کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی یہاں تک کہ مرجاؤں گی اور لوگ تمہیں ماں کے قتل کا طعنہ دیں گے۔ میں نے کہا اے میری ماں ایسا ہرگز نہ کرنا کیونکہ میں اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا۔مگر وہ نہ مانی حتیٰ کہ تین دن اور رات گزر گئے اور والدہ نے نہ کچھ کھایا نہ پیا صبح ہوئی تو وہ بھوک سے نڈھال تھیں۔تب میں نے کہہ دیا کہ خدا کی قسم اگر آپ کی ہزار جانیں ہوں اور وہ ایک ایک کرکے نکلیں تو بھی میں اپنا دین کسی چیز کی خاطر نہیں چھوڑوں گا۔جب انہوں نے بیٹے کا یہ عزم دیکھا تو کھانا پینا شروع کر دیا۔اس موقع کی مناسبت سے یہ آیت اتری۔ وَاِنۡ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنۡ تُشۡرِكَ ......(لقمان:16) یعنی اگر وہ (والدین) تجھ سے جھگڑا کریں کہ تو میرے ساتھ شریک ٹھہرائے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان کی بات نہ مان اور دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضل سعدؓ، اسد الغابہ جلد 3 ص 292)

شجاعت ومردانگی

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابتدائے اسلام میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نماز ادا کرنے کے لئے مختلف گھاٹیوں میں چلے جاتے اور یوں اپنی قوم سے مخفی نماز باجماعت ادا کرتے۔ایک دفعہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی کسی گھاٹی میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک مشرک ان پر چڑھ دوڑے اور پہلے تو انہیں نماز پڑھتے پا کر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے برا بھلا کہنے لگے۔پھر ان پر حملہ آور ہوئے۔حضرت سعدؓ وہ شجاع اور بہادر مرد تھے جو اپنے اور اپنے ساتھیوں کے دفاع کے لئے بڑی جرأت سے آگے بڑھے اور اونٹ کی ہڈی جو ہاتھ میں آئی وہ مد مقابل شخص کے سر میں دے ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ مجبوراً اپنے دفاع میں ایک مسلمان کے ہاتھوں کسی کافر کا خون بہا۔ ورنہ مسلمان ہمیشہ فساد سے بچتے اور امن کی راہیں تلاش کرتے رہے۔ (اسد الغابہ جلد2ص 391)

مکی دور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابتدائی زمانہ اور شعب ابی طالب میں حضرت سعدؓ کو بھی سخت تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہؐ کے ساتھ پیشاب کرنے نکلا تو پاؤں کے نیچے کوئی سخت چیز آئی۔ وہ اونٹ کی کھال کا ٹکڑا تھا میں نے اسے اٹھا کر دھویا پھر اسے جلا کر دو پتھروں سے باریک کرکے کھالیا اور اوپر سے پانی پی لیا اور تین دن تک کے لئے اس سے قوت حاصل کی۔

ہجرت مدینہ

رسول کریم ﷺ کے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لانے کے بعد حضرت سعدؓ کو بھی مدینہ ہجرت کی توفیق ملی۔اور وہ بنی عمرو بن عوف کے محلّہ میں اپنے بھائی عتبہ کے گھر میں ٹھہرے جنہوں نے پہلے سے مکہ میں ذاتی دشمنی کے باعث یہاں آکر ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ ہجرت مدینہ کے بعد رسول کریم ﷺ نے مؤاخات قائم فرمائی۔حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو پہلے مبلغ اسلام حضرت مصعبؓ بن عمیر اور اوس کے سردار حضرت سعدؓ بن معاذ کا بھائی بنایا۔ دو سعدوں کا ملنا بھی گویا ایک روحانی قِران سعدین تھا۔

خدمات

مدینہ آتے ہی حضرت سعدؓ کی خدمات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ شروع میں جب نبی کریم ﷺ مدینہ آئے تو مخدوش حالات کی وجہ سے رات آرام کی نیند نہ سو سکتے تھے۔ ایک رات آپؐ نے فرمایا کہ آج خدا کا کوئی نیک بندہ پہرہ دیتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔تب اچانک ہمیں ہتھیاروں کی آواز سنائی دی رسول کریم ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی میں سعد ہوں۔فرمایا کیسے آئے عرض کیا مجھے آپ کی حفاظت کے بارہ میں خطرہ ہوا اس لئے پہرہ دینے آیا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے پہرہ دیا اور رسول کریم ﷺ آرام سے اس رات سوئے۔

(منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد5ص 71)

جب نبی کریم ﷺ کو اطراف مدینہ میں کچھ مہمات بھجوانے کی ضرورت پیش آئی۔ پہلے حضرت حمزہؓ کے ساتھ ایک مہم میں شرکت کی سعادت عطا ہوئی۔ اس کے بعد حضرت عبیدہؓ بن حارث کے ساتھ بھجوائی گئی ساٹھ افراد پر مشتمل مہم میں بھی آپ شریک تھے۔ اس موقع دشمن نے تیر برسائے۔ حضرت سعدؓ کو بھی اپنی تیراندازی کے جوہر دکھانے کا موقع ملا۔فرمایا کرتے تھے کہ میں پہلا عرب شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔

غزوہ بدر سے قبل رسول کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ کو بیس سواروں پر مشتمل ایک دستہ پر نگران مقرر کرکے خرار مقام پر بھجوایا۔آپ کا مقصد قریش کے تجارتی قافلہ کا راستہ روکنا تھا۔اس تجارتی قافلہ کا سارا منافع مسلمانوں کے خلاف خرچ کرنے کے عہدوپیمان تھے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضل سعدؓ،ابن سعد جلد 3 ص 141-140،اصابہ جز 3ص 84)

غزوات میں شرکت اور بہادری

حضرت سعدؓ کو بجا طور پر بدر میں شرکت پر فخر تھا۔ان کے بیٹے عامر کہا کرتے تھے کہ حضرت سعدؓ مہاجرین میں سے فوت ہونے والے آخری صحابی تھے۔وفات کے وقت انہوں نے اپنا نہایت بوسیدہ اونی جبہ منگوایا اور فرمایا ”مجھے اس میں کفن دینا کہ بدر کے دن مشرکوں سے مٹھ بھیڑ کے وقت میں نے یہی جبہ پہن رکھا تھا اور اس مقصد کے لئے آج تک سنبھال کے رکھا ہوا تھا۔“

(اسد الغابہ جلد 2ص 392)

حضرت سعدؓ نے غزوہ بدر میں شجاعت و بہادری کے شاندار جوہر دکھائے۔سردار قریش سعید بن العاص آپ کے ہاتھوں انجام کو پہنچا،اس کی تلوار ذوالکتفہ آپ کو بہت پسند آئی ابھی تقسیم غنیمت کا کوئی حکم نہ اترا تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ نے وہ تلوار آپ سے واپس لے لی۔پھر جب سورۃ انفال کی آیات نازل ہوئیں تو آپؐ نے حضرت سعدؓ کو بلا کر وہ تلوار عطا فرمائی۔

حضرت سعدؓ نے احد میں رسول اللہ ﷺ کی حفاظت میں آپ کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں لڑنے کی سعادت پائی۔ان کا بھائی عتبہ حالت کفر میں میدان احد میں مدمقابل تھا اس نے رسول اللہ ﷺ کو زخمی کیا تھا۔حضرت سعدؓ کی غیرت ایمانی کا یہ حال تھا کہ فرمایا کرتے ”میں عتبہ سے زیادہ کسی شخص کے خون کا پیاسا نہیں ہوا۔“

غزوہ احد میں خالی درے سے کفار کے اچانک حملہ کے نتیجہ میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تھے اور وہ تتر بتر ہوگئے مگر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ان معدودے چند صحابہ میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔آپؓ تیراندازی کے ماہر تھے جب کفار نبی کریم ﷺ کو ہدف بنا کر ہجوم کرکے حملہ آور ہوئے تو آنحضرتؐ اپنے ترکش سے حضرت سعدؓ کو تیر عطا فرماتے اور کہتے اِرۡمِ یَا سَعۡدُ فِدَاكَ اَبِی وَ اُمِّی! یعنی اے سعد تیر چلاؤ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سعد ہی وہ سعادت مند ہیں جن کے سوا اور کسی کے لئے میں نے آنحضورؐ سے اس طرح فِدَاكَ اَبِی وَ اُمِّی کا جملہ نہیں سنا۔

معلوم ہوتا ہے حضرت علیؓ کی مراد غزوہ احد سے ہوگی ورنہ حضرت طلحہؓ وزبیرؓ کے بارہ میں بھی نبی کریمؐ نے بعض اور مواقع پر یہ کلمات استعمال فرمائے۔

غزوہ احد ہی کا واقعہ ہے جب ایک مشرک حملہ آور ناپسندیدہ نعرے لگاتا بلند بانگ دعاوی اور تعلّی کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے نبٹنے کا اشارہ فرمایا۔حضرت سعدؓ کا ترکش تیروں سے خالی تھا آپ نے تعمیل ارشاد کی خاطر زمین پر سے ایک بے پھل کا تیر اٹھایا اور تاک کر اس مشرک کا نشانہ لیا۔تیرعین اس کی پیشانی میں اس زور سے

لگا کہ وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔ چند لمحے قبل اس کی تعلّیوں کے مقابل پر قدرت خداوندی سے اس کا یہ انجام دیکھ کر اور اس کے شر سے محفوظ ہو کر نبی کریمؐ خوش ہو کر مسکرانے لگے۔ احد میں دشمن اسلام طلحہ بن ابی طلحہ بھی حضرت سعدؓ کے تیر کا نشانہ بنا۔ ابو عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہونے والی بعض جنگوں میں آپؐ کے ساتھ بعض مواقع پر حضرت طلحہؓ اور حضرت سعدؓ کے سوا کوئی بھی موجود نہیں رہ سکا تھا۔

اس کے بعد حضرت سعدؓ فتح مکہ، حنین اور تبوک کے غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمرکاب رہے اور انہیں اپنی بہادری کے جوہر کھل کر دکھانے کا موقع ملتا رہا۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ کو دشمن کی خبر لانے کے لئے بھجوایا وہ دوڑتے ہوئے گئے اور واپس آہستہ چلتے ہوئے آئے رسول کریم نے وجہ دریافت کی تو حضرت سعدؓ نے عرض کیا کہ واپسی پر میں اس لئے نہیں بھاگا کہ دشمن یہ نہ سمجھے کہ میں ڈر گیا ہوں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سعد بڑا تجربہ کار آدمی ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب سعدؓ، ابن سعد جلد3ص 141)

حضرت سعدؓ بجا طور پر اپنی ان خدمات کو ایک سعادت جانتے تھے۔ جس کا اظہار انہوں نے اپنے ان اشعار میں بھی کیا ہے۔

(ترجمہ) سنو! رسول اللہ ﷺ پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا میں نے اپنے تیروں کی نوک سے اپنے ساتھیوں کا دفاع کیا۔ ان تیروں سے میں نے خوب خوب ان کے دشمن کو میدانوں اور پہاڑوں میں پسپا کیا۔ معد قبیلہ کے کسی قابل ذکر تیر انداز کو مجھ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی معیت کی ایسی سعادت عطا نہیں ہوئی۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضل سعدؓ، ابن سعد جلد 3 صفحہ 142، مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 155)

رسول اللہ ﷺ کی دعا اور باعمر ہونے کی پیشگوئی

فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعدؓ شدید بیمار ہوگئے۔ بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ آپ مالدار انسان تھے اور اولاد صرف ایک بیٹی تھی، آپ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اپنا پورا مال خدا کی راہ وقف کرنے کی اجازت چاہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بہت زیادہ ہے۔ حضرت سعدؓ نے کہا نصف مال ہی قبول کرلیں۔ رسول اللہؐ نے وہ بھی قبول نہ فرمایا تو حضرت سعدؓ نے ایک تہائی کی وصیت کی اجازت طلب کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ''ٹھیک ہے ایک تہائی مال کی وصیت کر دیں اگرچہ یہ بھی بہت ہے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔'' اس موقع پر نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سعدؓ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے نتیجہ میں عجیب رحمت و برکت کے سامان پیدا فرمائے۔ انہوں نے نہایت حسرت بھری اشکبار آنکھوں کے ساتھ یہ عرض کیا۔ یا رسولؐ اللہ اپنے وطن کی جس سرزمین کو خدا کی خاطر ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا تھا اب میں اسی میں خاک ہو جاؤں گا۔ کیا میری ہجرت ضائع ہو جائے گی؟ حضرت سعدؓ کے اس انداز نے رسول اللہ ﷺ کے دل میں دعا کی بے اختیار تڑپ پیدا کردی۔

آپ نے اسی وقت بڑے اضطراب سے تکرار کے ساتھ یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا! اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما یہ دعا ایسی قبول ہوئی کہ اس کی قبولیت کا علم پا کر نبی کریمؐ نے فرمایا ''اے سعد خدا تجھے لمبی عمر عطا کرے گا اور تجھ سے بڑے بڑے کام لے گا اور تجھ پر موت نہیں آئے گی جب تک کہ کچھ قومیں تجھ سے نقصان اور کچھ فائدہ نہ اٹھالیں'' پھر آپ نے یہ دعا کی کہ ''اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت ان کے لئے جاری کردے''۔ (بخاری کتاب المغازی و ابن سعد جلد 3 صفحہ 144) رسول اللہؐ کی دعا اور پیشگوئی کی برکت سے حضرت سعدؓ نے لمبی عمر پائی اور عظیم الشان اسلامی فتوحات کے ہیرو ثابت ہوئے۔ عراق و ایران کی فتوحات میں اہم کردار ادا کیا۔

حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں آپ ہوازن کے عامل رہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایرانیوں سے جنگیں لڑیں اور ان کے اکثر علاقے فتح کئے۔ قادسیہ کے میدان میں ایرانیوں سے تاریخی جنگ میں سپہ سالار رستم اور ہاتھیوں کی زبردست فوج کا مقابلہ کیا۔ حضرت سعدؓ اس وقت عرق النساء کی تکلیف سے بیمار تھے مگر آپ میدان جنگ کے قریب ایک قصر کے بالا خانے پر رونق افروز ہو کر جنگ میں اپنے قائمقام خالد بن عرطفہ کی رہنمائی فرماتے رہے وہ کاغذ پر ضروری ہدایات لکھ کر بھجواتے ایک دفعہ ایرانی ہاتھیوں کا ریلہ حملہ آور ہوا تو قریب تھا کہ بجیلہ قبیلہ کے سواروں کے پاؤں اکھڑ جائیں حضرت سعدؓ نے قبیلہ اسد کو پیغام بھجوایا کہ ان کی مدد کرو۔ جب قبیلہ اسد پر حملہ ہوا تو قبیلہ تمیم کو جو نیزہ بازی میں کمال رکھتے تھے کہلا بھیجا کہ تمہاری موجودگی میں ہاتھی آگے نہ بڑھنے پائیں وہ اپنے لئے امیر لشکر کا یہ پیغام سن کر اس جوش سے لڑے کہ جنگ کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔

جنگ قادسیہ کے دوسرے روز شام کی امدادی فوجوں کے پہنچنے سے مسلمانوں کا جوش و جذبہ اور بڑھ گیا۔ جنگ کے تیسرے روز حضرت سعدؓ نے اپنے چند بہادروں کو حکم دیا کہ اگر تم دشمن کے ہاتھیوں کو ختم کردو تو یہ جنگ جیتی جاسکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے چند بڑے بڑے ہاتھیوں کو مار ڈالا جس کے نتیجے میں باقی ہاتھی بھاگ نکلے۔ یوں بالآخر میدان حضرت سعدؓ کے ہاتھ رہا۔ مشہور زمانہ پہلوان رستم میدان سے بھاگتا ہوا مارا گیا۔

جنگ قادسیہ کے بعد حضرت سعدؓ نے تمام عراق عرب کو زیرنگین کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اس جنگ کے بعد ایرانیوں پر آپ کا اتنا رعب طاری تھا کہ جس علاقے سے گزرے بڑے بڑے سرداروں نے خود آ کر صلح کرلی۔ حضرت سعدؓ نے بابل کو ایک ہی حملہ میں فتح کرلیا۔ پایہ تخت کے قریب بہرہ شیر مقام پر کسریٰ کا شکاری شیر مقابلہ پر چھوڑا گیا جسے حضرت سعدؓ کے بھائی ہاشم نے تلوار سے کاٹ کر رکھ دیا۔ یہ قلعہ دو ماہ کے محاصرہ کے بعد فتح ہوا۔ اب بہرہ شیر اور پایہ تخت مدائن کے درمیان صرف دریائے دجلہ حائل تھا۔ ایرانیوں نے سب پل توڑ کر بیکار کردئے تب حضرت سعدؓ اپنی فوج کو مخاطب ہوئے کہ ''اے برادران اسلام دشمن نے ہر طرف سے مجبور ہو کر دریا کے دامن میں پناہ لی ہے آؤ اسے بھی عبور کر جائیں تو فتح ہماری ہے۔'' یہ کہا اور اپنا گھوڑا دریائے دجلہ میں ڈال دیا۔

فوج نے اپنے سپہ سالار کی بہادری دیکھی تو سب نے اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دئے اور دوسرے کنارے پر جا پہنچے۔ ایرانی یہ غیر متوقع حملہ کو دیکھ کر بھاگے اور معمولی مقابلے کے بعد مسلمانوں نے مدائن فتح کرلیا۔ مدائن کے ویران محلات دیکھ کر حضرت سعدؓ کی زبان پر یہ آیات جاری ہوگئیں۔

كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ......

(الدخان:26،27)

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب سعدؓ، استیعاب جلد 3ص 172، کامل ابن اثیر مترجم جلد 3ص 198 تا 295 و ص 251 تا ص254)

فتح مدائن عراق عرب پر تسلط قائم ہونے کی آخری کڑی تھی بڑے بڑے سرداروں سے صلح کے بعد تمام ملک میں امن وامان کی منادی کروادی گئی۔

اس کے بعد حضرت سعدؓ نے جلولاء اور تکریت پر اسلامی جھنڈا لہرایا۔ اس سے آگے بڑھنے سے حضرت عمرؓ نے آپؓ کو روک دیا اور حکم دیا کہ پہلے مفتوح علاقوں کا نظم ونسق درست کیا جائے۔

حضرت سعدؓ نے اس کی تعمیل کی اور نہایت عمدگی سے انتظام سلطنت چلایا۔ ایرانیوں سے اس قدر محبت والفت اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا کہ ان کے دلوں میں گھر کرلیا۔ بڑے بڑے امراء اس وجہ سے مسلمان ہوئے۔ دیلم کی چار ہزار فوج جو شاہی رسالہ کے نام سے مشہور تھی حلقہ بگوش اسلام ہوگئی۔

مدائن میں کچھ عرصہ قیام کے بعد حضرت سعدؓ نے فاتح فوج کے لئے حضرت عمرؓ کے حکم پر سرحدی علاقہ میں ایک نئے شہر کوفہ کی بنیاد رکھی۔ جہاں مختلف قبائل کو الگ الگ محلوں میں آباد کیا۔ وسط شہر میں ایک عظیم الشان مسجد بنوائی جس میں چالیس ہزار نمازیوں کی گنجائش تھی۔ اب کوفہ ایک لاکھ مسلمان سپاہیوں سے ایک فوجی چھاؤنی میں تبدیل ہو چکا تھا، حضرت سعدؓ کے بارہ میں کچھ انتظامی شکایات پیدا ہونے لگیں۔ حضرت عمرؓ نے تحقیق کروائی۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ نے حضرت عمرؓ کو آکر بتایا کہ حضرت سعدؓ اپنی رعایا سے شفیق ماں کی طرح سلوک کرتے ہیں اور عوام کو قریش میں سے سب سے زیادہ محبوب شخصیت ہے۔'' حضرت عمرؓ نے یہ معلوم کر لینے کے باوجود کہ الزام بے بنیاد ہے کوفہ کی امارت کی تبدیلی کرنا ہی مناسب سمجھی اور حضرت سعدؓ مدینہ آکر آباد ہوگئے۔ حضرت عمرؓ نے دوبارہ ان کو والی کوفہ مقرر کرنا چاہا تو انہوں نے اہل کوفہ کی ناروا شکایات کی وجہ سے معذوری ظاہر کی جو حضرت عمرؓ نے قبول کی اور فرمایا کہ ''میں نے سعد کو ان کی کمزوری یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا اور آئندہ ان کو والی مقرر کرنے میں کوئی روک نہیں۔'' حضرت عمرؓ کو آخر عمر تک آپ کی خاطر ملحوظ رہی۔ چنانچہ آپ نے انتخاب خلافت کمیٹی مقرر کی جو چھ افراد پر مشتمل تھی۔ ان میں حضرت سعدؓ کو بھی نامزد کیا اور فرمایا کہ اگر سعد خلیفہ منتخب ہوئے تو ٹھیک ورنہ جو بھی خلیفہ ہوگا وہ بے شک ان سے خدمت لے۔

(اصابہ جز 3 ص 84، استیعاب جلد 3 ص 173)

حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو حضرت سعدؓ دوبارہ کوفہ کے والی مقرر ہوئے اور تین سال یہ خدمت انجام دی۔ اس کے بعد حضرت سعدؓ نے مدینہ میں گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کرلی۔ حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی مگر امور مملکت سے بے تعلق رہے۔ اس زمانہ کی شورش اور جنگوں میں حصہ نہ لیا۔ اسی زمانے میں ایک دفعہ اونٹ چرا رہے تھے۔ بیٹے نے کہا کیا یہ مناسب ہے لوگ حکومت کے لئے زور آزمائی کریں اور آپ جنگل میں اونٹ چرائیں۔ آپؓ نے اسے یہ کہہ کر خاموش کرا دیا کہ میں نے رسولؐ اللہ سے سنا ہے کہ ''خدا مستغنی اور متقی انسان سے محبت کرتا ہے۔''

زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ ایک آزمودہ کار جرنیل ہونے کے باوجود فتنے کے زمانہ میں کنج تنہائی اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ کوئی پوچھتا تو فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ''میرے بعد ایک فتنہ برپا ہوگا جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔'' امارت کی خواہش نہ تھی۔ حضرت عثمانؓ کی وفات کے بعد آپؓ کے بیٹے عمرؓ اور بھائی نے کہا کہ اپنے لئے بیعت لیں۔ اس وقت ایک لاکھ تلواریں آپ کی منتظر اور ساتھ دینے کو تیار ہیں۔ آپؓ نے فرمایا ''مجھے ان میں سے صرف ایک ایسی تلوار چاہیے جو مومن پر کوئی اثر نہ کرے صرف کافر کو کاٹے۔'' آپ اس فتنہ کے زمانہ میں گھر بیٹھ رہے اور فرمایا ''مجھے اس وقت کوئی خبر بتانا جب امت ایک امام پر اکٹھی ہو جائے۔'' امیر معاویہ نے بھی انہیں مدد کو بلایا تو انہوں نے انکار کردیا۔

حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کے بارے میں عمرو بن معدی کرب سے (جوان کے علاقہ سے آئے تھے) رائے لی تو انہوں نے بتایا کہ ’’سعد اپنے خیمہ میں متواضع ہیں۔ اپنے لباس میں عربی ہیں، اپنی کھال میں شیر ہیں۔ اپنے معاملات میں عدل کرتے ہیں، تقسیم برابر کرتے ہیں اور لشکر میں دور رہتے ہیں، ہم پر مہربان والدہ کی طرح شفقت کرتے ہیں اور ہمارا حق ہم تک چیونٹی کی طرح (محنت سے) پہنچاتے ہیں۔‘‘

حضرت سعدؓ بیان کرتے تھے کہ ایک زمانہ تھا جب عسرت اور تنگی سے مجبور ہوکر ہمیں درختوں کے پتے بھی کھانے پڑے اور کوئی چیز کھانے کو میسر نہ ہوتی تھی۔ اور ہم بکری کی طرح مینگنیاں کرتے تھے۔

(ابن سعد جلد 3 ص 140، اصابہ جز 3 ص 84، استیعاب جلد 3 ص 173، اسد الغابہ ذکر سعدؓ)

جب حکومتوں کے مالک ہوئے تو خدا تعالیٰ نے ان مخلص خدام دین کو خوب نوازا۔ مختلف وقتوں میں نو بیویاں کیں سترہ لڑکے اور سترہ لڑکیاں ہوئیں۔ غذا اور لباس کی سادگی میں کوئی فرق نہ آیا۔ کبھی تکبر یا غرور پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ سپہ سالاری اور گورنری کے اہم مناصب سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی بکریاں چرانے میں تامل نہیں کیا۔

رسول کریم ﷺ نے آپ کے حق میں ایک اور دعا مستجاب الدعوات ہونے کیلئے کی تھی کہ ’’اے اللہ سعدؓ جب دعا کرے اس کی دعا کو قبول کرنا‘‘ یہ دعا مقبول ٹھہری اور حضرت سعدؓ کی دعائیں بہت قبول ہوتی تھیں لوگ آپ سے قبولیت دعا کی امید رکھتے اور بد دعا سے ڈرتے تھے۔

(مستدرك حاكم جلد 3 ص 500، مجمع الزوائد جلد 9 ص 154)

عامر بن سعد سے روایت ہے ایک دفعہ حضرت سعدؓ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ حضرت سعدؓ نے اسے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو برا بھلا کہہ رہے ہو جن کے ساتھ اللہ کا معاملہ گزر چکا۔ خدا کی قسم تم ان کی گالی گلوچ سے باز آؤ ورنہ میں تمہارے خلاف بد دعا کروں گا۔ وہ کہنے لگا یہ مجھے ایسے ڈراتا ہے جیسے نبی ہو۔ حضرت سعدؓ نے کہا ’’اے اللہ! اگر یہ ایسے لوگوں کو برا بھلا کہتا ہے جن کے ساتھ تیرا معاملہ گزر چکا تو اسے آج عبرت ناک سزا دے۔‘‘ اچانک ایک بدکی ہوئی اونٹنی آئی لوگوں نے اسے راستہ دیا اور اس اونٹنی نے اس شخص کو روند ڈالا۔ راوی کہتے ہیں میں نے لوگوں کو دیکھا وہ سعدؓ کے پیچھے جا کر بتا رہے تھے کہ اے ابو اسحاق! اللہ نے تیری دعا قبول کر لی۔

امارت کوفہ کے زمانہ میں جس شخص نے آپ پر جھوٹے الزام لگائے تھے اس کے بارے میں بھی آپ کی دعا قبول ہوئی اور وہ خدائی گرفت میں آیا۔

(اصابہ جز 3 ص 83، استیعاب جلد 3 ص 172)

وفات

آپ مدینہ سے دس میل دور عقیق مقام پر 70 سال کی عمر میں 55ھ میں فوت ہوئے۔ جنازہ مدینہ لایا گیا۔ ازواج مطہرات کی خواہش پر اس بزرگ صحابی کا جنازہ کندھوں پر مسجد نبوی میں لایا گیا اور امہات المومنین بھی نماز جنازہ میں شریک ہوئیں۔ مروان بن حکم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپؓ جنت البقیع میں دفن ہوئے اور اپنے عظیم الشان کارناموں کی یادیں باقی چھوڑ گئے۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے تھے یعنی ان دس صحابہ میں سے جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے لمبی عمر پائی اور عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ آپ کا علمی پایہ بہت بلند تھا حضرت عمرؓ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ’’جب سعد رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کریں تو پھر اس بارہ میں کسی اور سے مت پوچھو۔‘‘

حضرت سعدؓ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ خوف خدا اور عبادت گزاری کا یہ عالم تھا کہ رات کے آخری حصے میں مسجد نبوی میں آکر نمازیں ادا کرتے تھے، طبیعت رہبانیت کی طرف مائل تھی۔ مگر فرماتے تھے کہ ’’رسول اللہ ﷺ نے اگر اس سے روکا نہ ہوتا میں اسے ضرور اختیار کر لیتا۔‘‘ نظر بہت تیز تھی ایک دفعہ دور سے کچھ ہیولا سا نظر آیا تو ہمراہیوں سے پوچھا کیا ہے؟ انہوں نے کہا پرندے جیسی کوئی چیز۔ حضرت سعدؓ نے کہا مجھے تو اونٹ پر سوار نظر آتا ہے، کچھ دیر بعد واقعی سعدؓ کے چچا اونٹ پر آئے۔

جس بات کو حق سمجھتے اس کا اظہار فرماتے۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں میں مال تقسیم کیا اور ایک ایسے شخص کو کچھ عطا نہ فرمایا جو سعدؓ کے نزدیک مخلص مومن تھا۔ انہوں نے آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے ٹال دیا جب دوسری یا تیسری مرتبہ سعدؓ نے باصرار اپنا سوال دہرایا کہ یہ شخص میرے نزدیک مخلص مومن ہے اور عطیہ کا حقدار ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے سعد! بسا اوقات میں ان کو عطا کرتا ہوں جن سے تالیف قلبی کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کو چھوڑ دیتا ہوں جو مجھے زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔ تب حضرت سعدؓ کی تسلی ہوئی۔

حضرت سعدؓ ان بزرگ صحابہ میں سے تھے جن سے بوقت وفات رسول اللہؐ راضی تھے۔ رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر مدینہ میں ایک خطبہ میں عشرہ مبشرہ کے نام لے کر ذکر فرمایا کہ آپ ان سے راضی ہیں۔ ان کا مقام پہچانو اور ان سے حسن سلوک کرو۔ ان میں حضرت سعدؓ کا بھی لیا۔

کتنے خوش نصیب تھے سعدؓ اور اسم بامُسمّیٰ بھی کہ خدا کے رسولؐ نے ان سے راضی ہونے کا اعلان کر کے رضائے الٰہی کی کلید ان کو عطا فرما دی۔

(اصابہ جز 3 ص 84، مجمع الزوائد جلد 9 ص 157)

خلائی تسخیر کا امریکی پروگرام

راؤ منظر حیات لکھتے ہیں۔

امریکہ میں ایک مربوط اور قانونی سپیس پالیسی (Space Policy) ترتیب دی جاتی ہے۔ اس کی منظوری امریکہ کا صدر اپنے معاونین کی مدد سے پوری بحث کرنے کے بعد دیتا ہے۔ مقصد صرف ایک ہوتا ہے کہ کس طرح امریکہ کے ’’قومی مفادات‘‘ کو اس سائنسی پالیسی کے تحت مزید محفوظ بنایا جائے۔ تمام معاملہ کانگرس میں پیش کیا جاتا ہے اور ہر سیاستدان اس پر رائے دینے کا حق رکھتا ہے۔ پورے پروگرام کی مالیاتی منظوری کانگرس ہی کے اختیار میں ہے۔ وائٹ ہاؤس تین انتہائی جدید تحقیقی اداروں کے ذریعے سپیس پالیسی کو نافذ کرتا ہے۔ یہ تین ادارے Office of Science and Technology Policy نیشنل سیکیورٹی کونسل اور Office of Management and Budget ہیں۔ خلائی تحقیق کے لئے بارہ ادارے مختص ہیں۔ ہر ادارے میں درجنوں ذیلی ادارے بھی موجود ہیں۔ ہمارے ذہن میں صرف ناسا (NASA) کا نام آتا ہے۔ مگر آپ حیران ہوں گے کہ اس کے علاوہ اسی سطح کے بے شمار ادارے مسلسل کام میں مصروف ہیں۔ ان کے نام اردو میں ترجمہ کرنے سے قاصر ہوں۔ مگر چند نام لینا چاہتا ہوں جیسے (NOAA) National Oceanic and Atmospheric Administration, (NGA) National Geospatial Intelligence Agency, (N.R.O) National Reconnaisance Office یہ محض چند اداروں کے نام ہیں۔ یہ اپنی اپنی جگہ مکمل کائنات ہیں۔ صرف ناسا میں دس ماتحت ذیلی ادارے ہیں جیسے ایمس ریسرچ سنٹر (Ames Research Centre) ان تمام اداروں کے مکمل بجٹ کا کسی کو اندازہ نہیں۔ 2009ء میں یہ 64 بلین ڈالر تھا۔ گمان غالب ہے کہ اب یہ 100 سے 150 بلین ڈالر تک پہنچ چکا ہوگا۔

NOAA میں ایک ذیلی ادارہ ہے اس کا نام Office of Space Commercialization (O.S.C) ہے۔ یہ خلائی سفر اور تحقیق کے کمرشل پہلوؤں کو دیکھتا ہے۔ نجی اداروں کو امریکی خلائی پروگرام میں شامل کرتا ہے۔ اس ایک ذیلی ادارے میں چھ مزید محکمے ہیں جو امریکہ کے خلائی پروگرام کا ہر لمحہ تجزیہ کرتے رہتے ہیں۔ اہم پہلو یہ بھی ہے کہ کئی محکموں کی عمر نصف صدی سے بھی زیادہ ہے۔ جیسے N.R.O پچپن سال پہلے قائم کیا تھا۔ یہ امریکی ائیر فورس اور فوج کے خلائی ادارے ان کے علاوہ ہیں، جن میں ائیر فورس سپیس کمانڈ (Airforce Space Command) اور آرمی سپیس اینڈ میزائل ڈیفنس کمانڈ Army Space and Missile Defence Command) سر فہرست ہیں۔ ان کی عسکری صلاحیت کس بلند درجہ کی ہے یا امریکہ کو پوری دنیا میں حد درجہ فضائی برتری حاصل ہے، سب کچھ انہی اداروں کی مرہون منت ہے۔

2014ء میں ناسا نے ایک محیر العقول پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبے کا مالیاتی خرچہ سترہ بلین ڈالر ہے۔ ناسا نے یہ صلاحیت حاصل کر لی ہے کہ وہ خلا میں ایک ایسا جہاز بھجوا سکتی ہے جو روبوٹ کے ذریعے کسی بھی شہاب ثاقب کو گرفت میں لے سکتا ہے۔ یہ شہاب ثاقب کو پکڑ کر ایک نئے مدار میں بھی داخل کر سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ روبوٹ اب مختلف سیاروں کے مدار کو تبدیل کرنے پر قادر ہو چکا ہے۔ محض اس اقدام سے سائنس کی دنیا میں کیا انقلاب آئے گا، اس کا کسی کو کوئی ادراک نہیں۔ مثال کے طور پر ایک فصل کو سال میں کئی بار کاشت کیا جانا ممکن ہو جائے گا۔ انسانی بیماریوں پر مکمل خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ انسانی جینز (Genes) کو خلا میں دوبارہ Relocate کیا جانا بھی ممکن ہو جائے گا۔ اس تحقیق کے مکمل اثرات کا تعین ابھی ممکن نہیں ہے۔ مگر ایک امر بالکل ثابت ہو چکا ہے کہ خلا بھی اب انسانی قدموں تلے ہے۔ یہ معجزہ صرف اور صرف سائنس کی بدولت ممکن ہوا ہے۔

2017ء میں ناسا ایک اور پروگرام شروع کر رہی ہے۔ اس کا نام (Space Launch Programme) رکھا گیا ہے۔ یہ بارہ بلین ڈالر کا منصوبہ ہے اس کے مطابق انسان کو راکٹ کے ذریعے خلا کے اس حصہ پر دسترس حاصل ہو جائے گی جسے ’’گہری خلا‘‘ (Deep Space) کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے لئے ایک اورین وہیکل (Orion Vehicle) بنایا گیا ہے۔ اس میں چار خلا باز بیٹھ سکتے ہیں۔ جہاز میں مریخ تک جانے کی صلاحیت ہوگی۔ یعنی انسان 2017ء میں مریخ پر بھی پہنچ جائے گا۔ امریکہ نے اس پروگرام میں نجی شعبہ کو بھی کامیابی سے شامل کر لیا ہے۔ اس میں دو کمپنیاں سر فہرست ہیں۔ آربیٹل (Orbital) اور سپیس x (Space X) دونوں کمپنیوں نے کئی بلین ڈالر محض اس لئے خرچ کئے ہیں کہ وہ خلا میں قائم شدہ سٹیشن پر سامان کی ترسیل کے حقوق حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ دونوں کمپنیوں نے یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ وہ مختلف سیاروں پر انسانوں کو آباد کرنے میں مدد فراہم کریں گی۔ یعنی انسان کے پاس اختیار حاصل ہوگا کہ وہ زمین پر زندگی گزارنا چاہتا ہے یا کسی اور سیارے پر رہنا چاہتا ہے۔ شائد آپ کو آج یہ باتیں عجیب لگ رہی ہوں مگر مستقبل میں ایسی تمام چیزیں اتنی عام ہو جائیں گی جتنا موبائل فون، انٹرنیٹ یا کمپیوٹر۔

(ایکسپریس 20/اپریل 2015ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119721 میں ملیحہ حارث

بنت شیخ حارث احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/14 دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ملیحہ حارث۔گواہ شد نمبر 1 شیخ حارث احمد ولد شیخ محمد نصیر احمد۔گواہ شد نمبر 2 منیر احمد منیب ولد خانصاحب قاضی محمد رشید

مسل نمبر 119722 میں رقیہ ارشد

زوجہ محمد ارشد وڑائچ قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 66 دارالفتوح غربی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر 3 ہزار روپے نقد 1 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔رقیہ ارشد۔گواہ شد نمبر 1 نصیر الدین انجم ولد چودھری شمس الدین ۔گواہ شد نمبر 2 محمد ارشد وڑائچ ولد نجات احمد وڑائچ

مسل نمبر 119723 میں فروا ارشد

بنت محمد ارشد وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ عمر سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 66 دارالفتوح غربی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔فروا ارشد۔گواہ شد نمبر 1۔نصیر الدین انجم ولد چودھری شمس الدین ۔گواہ شد نمبر 2 ۔محمد ارشد وڑائچ ولد نجات احمد وڑائچ

مسل نمبر 119724 میں طیبہ ارشد

بنت محمد ارشد وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 66 دارالفتوح غربی ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ۔طیبہ ارشد۔گواہ شد نمبر 1۔نصیر الدین انجم ولد چودھری شمس الدین۔گواہ شد نمبر 2 ۔محمد ارشد وڑائچ ولد نجات احمد وڑائچ

مسل نمبر 119725 میں عماذ خالد

ولد حافظ خالد افتخار قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کواٹر وقف جدید۔دارالصدر شمالی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عماذ خالد۔گواہ شد نمبر 1 حافظ خالد افتخار ولد محمد افتخار احمد۔گواہ شد نمبر 2 ظاہر احمد کاشف ولد بشارت احمد درویش

مسل نمبر 119726 میں جویریہ مجید سولنگی

بنت مجید احمد سولنگی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/60 دارالعلوم شرقی مسرور ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زیور طلائی 3 ہزار 5 سو روپے نقد 8 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔جویریہ مجید سولنگی۔گواہ شد نمبر 1 عطاء الحئی کامران ولد حمید احمد۔گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد ملک عزیز احمد

مسل نمبر 119727 میں رغیبہ سحر

بنت حافظ مسرور احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5-C فیکٹری ایریا احمد ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔رغیبہ سحر۔گواہ شد نمبر 1 عطاء اللہ مجیب ولد سید مبارک احمد شاہ۔گواہ شد نمبر 2۔حافظ مسرور احمد ولد چودھری منور احمد صابر

مسل نمبر 119728 میں آصفہ بشارت

بنت بشارت احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3 /اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ۔آصفہ بشارت گواہ شد نمبر 1 جمیل احمد ولد مبارک احمد۔گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ولد مبارک احمد

مسل نمبر 119729 میں سیدہ عصمت ظاہرہ

زوجہ سید رفیق احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 50 تحریک جدید ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 6 مرلہ 1 لاکھ 60 ہزار روپے معین الدین (2) مکان 7 مرلہ 1/8 شیئر 2 لاکھ روپے معین الدین پور (3) نقد 6 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 18 ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن خاوند مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔سیدہ عصمت طاہرہ۔گواہ شد نمبر 1 سید حنیف احمد قمر ولد سید رفیق احمد گواہ شد نمبر 2 سید حفیظ احمد ولد سید رفیق احمد

مسل نمبر 119730 میں مریم

بنت جمال الدین مبارک قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/2 دارالیمن غربی سعادت ضلع وملک چنیوٹ، Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکجنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ مریم گواہ شد نمبر 1 محمد فواد ولد جمال الدین مبارک ۔گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف باجوہ ولد عبداللہ خان باجوہ

مسل نمبر 119731 میں منصور عظیم

ولد چودھری مظفر احمد قوم گجر پیشہ طالب علم جامعہ سینئر عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/17 دارالیمن وسطی ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔منصور عظیم۔گواہ شد نمبر 1 بسیر احمد ظفر ولد ظفر احمد ناصر۔گواہ شد نمبر 2 عامر سعید احمد ولد ملک سعید احمد رشید

مسل نمبر 119732 میں وردانہ اسد

زوجہ ندیم اسد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر 60 ہزار روپے (2) زیور طلائی 80 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔وردانہ اسد۔گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد ولد ایم بشیر احمد۔گواہ شد نمبر 2 طدیم اسد ولد وسیم احمد

مسل نمبر 119733 میں سعیدہ کنول

بنت محمد یعقوب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) 65 گرام 2 لاکھ 40 ہزار روپے (2) مکان 12 مرلہ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔سعیدہ کنول۔گواہ شد نمبر 1 محمد زکریا ولد محمد یعقوب۔گواہ شد نمبر 2 رئیس احمد خان ولد محمد ابرہیم

مشہور شہر

شکاگو (Chicago) امریکہ کا تیسرا بڑا شہر

یہ شہر مشرقی الینائی میں، جھیل مشیگن پر واقع اسی مقام پر آباد کیا گیا جہاں قلعہ ڈئیر بورن (DEARBORN) تعمیر کیا گیا تھا۔

اس کا رقبہ 1793 مربع کلومیٹر اور آبادی 34 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ رقبے اور اہمیت کے لحاظ سے امریکہ کا اہم شہر ہے۔ ریل اور ڈبوں میں گوشت کو بند کرنے کی صنعت کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ کئی شاہراہوں کا سنگم اور بڑی جھیلوں کی بندرگاہ، دنیا میں اناج اور گائے بیل وغیرہ کی منڈی ہونے کے باعث بھی اس شہر کو امریکہ میں شہرت حاصل ہے۔ 1796ء میں ایک تاجر جان کنزی (JOHN KINZIE) نے کاروبار کی غرض سے یہاں ایک تجارتی چوکی قائم کی تاہم اسے عیسائی مبلغین نے 1673ء میں دیکھا۔ 1803ء میں یہاں سرحدی قلعہ کی تعمیر سے اس کی آبادی کا آغاز ہوا۔ چونکہ اسے جھیل کے کنارے آباد کیا گیا تھا اس لیے یہ جلد ہی قرب و جوار کے علاقوں کی دلچسپی کا بھی باعث بن گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ شہر کی شکل اختیار کر گیا۔

اس شہر کی تاریخ چونکہ زیادہ پرانی نہیں ہے اس لئے شہر کے خدوخال اس کے ایک جدید شہر ہونے کی عکاسی کرتے ہیں۔ 1871ء کی آتشزدگی نے اس شہر کو شدید نقصان پہنچایا تاہم عوام کی شبانہ روز محنت اور حکومتی اہلکاروں کی چابکدستی سے اس کی جلد تعمیر نو کر لی گئی۔

1885ء میں یہاں فلک بوس عمارتوں کی تعمیر کا آغاز ہوا اور اس ضمن میں جو پہلی عمارت تعمیر کی گئی وہ ہوم انشورنس بلڈنگ کی عمارت ہے۔

اس کی تعمیر کے 9 سال بعد 12 سے لے کر 16 منزلہ تک ایسی عمارتیں تعمیر کی گئی تھیں۔ جنہوں نے اپنے تعمیری حسن کی وجہ سے شہری حدود کی وسعت میں اضافہ کر دیا۔ شہر میں 500 تفریحی پارک ہیں۔ 1893ء میں یہاں کولمبین نمائش منعقد ہوئی جس نے نہ صرف شکاگو کے باشندوں کو بلکہ امریکا کے باشندوں کو بھی متاثر کیا۔

پہلی عالمی جنگ سے 1933ء تک بدمعاشوں اور روپیہ بٹورنے والوں کی جولاں گاہ بنا رہا۔ شہر کی مادی ترقی کا ثبوت 1893ء کی کولمبیائی نمائش اور صد سالہ ترقی کی نمائش (1933-1931) سے ملتا ہے۔ 1929ء میں ویلنٹائن ڈے پر یہاں قتل عام کے واقعات رونما ہوئے جو اس شہر کی بدنامی کا باعث بنے۔

فلک بوس عمارتوں کا شہر

1974ء میں یہاں دنیا کی دوسری بلند ترین عمارت سیرز ٹاور (SEARS TOWER) کی تعمیر شروع ہوئی۔ اس کی بلندی 443 میٹر ہے اور یہ 110 منزلہ عمارت ہے۔ یہاں سیرز روبک (REOBUCK) اینڈ کمپنی کے دفاتر ہیں۔ دیگر فلک بوس عمارتوں (SKY SCRAPERS) میں یہ شامل ہیں:

1۔اے آن (AON) تکمیل 1973ء 80 منزلیں، بلندی 346 میٹر

2 - جان ہنکاک سنٹر (JOHN HANCOCK) تکمیل 1969ء 100 منزلیں، بلندی 344 میٹر، دنیا کا سب سے تیز رفتار ایلو میٹر یہیں لگا ہے۔

3۔اے ٹی اینڈ ٹی (AT&T) کارپوریٹ سنٹر، تکمیل 1989ء میں 60 منزلیں، بلندی 307 میٹر

4 ۔ٹو پروڈنشل پلازہ (TWO PRUDENTIAL PLAZA) تکمیل 1990ء 64 منزلیں، بلندی 303 میٹر۔

5 - 311 ساوتھ ویکر ڈرائیو (311-SOUTH WACKER DRIVE) تکمیل 1990ء 65 منزلیں بلندی 293 میٹر۔

یہاں کے لوگوں کو فنون لطیفہ سے بھی بڑی دلچسپی ہے سیکنڈ سٹی اور آرٹ انسٹی ٹیوٹ آف شکاگو کا شمار فنون لطیفہ کے اہم اداروں میں ہوتا ہے۔

کھیلیں

یہاں کے عوام کھیلوں کے بڑے دلدادہ ہیں جن کھیلوں میں وہ بہت زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ ان میں وائٹ ساکس WHITE SOX (بیس بال) بلز BULLS، باسکٹ بال اور بیرز BEARS فٹ بال شامل ہیں۔

صنعتیں

یہ ایک اہم صنعتی شہر بھی ہے اس لئے یہاں روزگار کے بے شمار مواقع میسر ہیں۔ اہم صنعتوں میں لوہے اور فولاد کی تیاری، مشینری، بجلی کا سامان، ریل کے ڈبے بنانے، کیمیاوی اشیاء، پارچہ بافی اور کپڑے کی صنعتیں شامل ہیں۔

تعلیمی ترقی

تعلیمی اعتبار سے اس شہر نے بڑی ترقی کی ہے یہاں کم و بیش ایک درجن یونیورسٹیاں ہیں۔ شکاگو یونیورسٹی اور ڈی پال یونیورسٹی کا شمار ریاست کی بہترین یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ شکاگو کی پبلک لائبریری خاصی بڑی لائبریری ہے اس سے روزانہ ہزاروں افراد استفادہ کرتے ہیں۔

عجائب گھر

شکاگو کا عجائب خانہ تاریخ طبیعی کا شمار اہم عجائب گھروں میں ہوتا ہے۔ یہاں ہزاروں برس پرانے عظیم الجثہ جانور ڈائنوسار کا ڈھانچہ موجود ہے۔

مواصلات

یہاں کا مواصلاتی نظام بڑا عمدہ ہے۔ اس کے جدید ترین ریلوے سٹیشن کی عمارت قابل دید ہے۔ شہر میں بسیں وغیرہ چلتی ہیں۔ ٹیکسیاں بھی بروقت دستیاب ہیں۔ شکاگو کے ہوائی اڈے کا شمار دنیا کے دوسرے بڑے ہوائی اڈے کے طور پر ہوتا ہے اسے اوہیر O.HARE بھی کہتے ہیں۔ یہ شہر کے مرکز سے 27 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ اپنی جغرافیائی اہمیت اور مواصلاتی سہولتوں کی بدولت اس شہر نے بہت زیادہ ثقافتی اور تجارتی ترقی کی ہے۔ یہاں بڑے بڑے بین الاقوامی بنکوں کے دفاتر بھی ہیں۔

ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کا شہر

شکاگو ادبی اور ثقافتی لحاظ سے بھی ایک اہم شہر ہے۔ یہاں نامور ادیب سال بیلو، بروکس گیونڈ لون (GWENDOLYN BROOKS) کارل سینڈ برگ (CARL SAND BURG)، تھیوڈر ڈرائزر (THEODORE DREISER) یا ہرمن البرٹ (1871ء-1945ء) نے ایک عرصہ تک اس شہر میں اپنی ادبی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔

جان جی شیڈ ایکیوریم

یہ دنیا کا سب سے بڑا اندرون خانہ ایکیوریم ہے۔ یہاں آٹھ ہزار سمندری مخلوق موجود ہے۔

خریداری کے مقامات

واٹر ٹاور پیلس، شکاگو پیلس اور دریائے شکاگو کے شمال میں مشی گن ایونیو پر واقع دکانیں شہر میں خریداری کے عمدہ مقامات ہیں۔ سٹریٹ 53، 55 اور 57 کی تجارتی پٹیوں پر درآمدی اشیاء لے کر گھریلو سامان تک فروخت ہوتا ہے۔ خریداری کے دیگر مراکز میں اٹریم مال، سنچری شاپنگ سنٹر اور امریکہ کا سب سے بڑا شاپنگ سنٹر، وڈ فیلڈ شاپنگ سنٹر شامل ہیں۔ وڈ فیلڈ میں ایک ہی چھت کے تلے 258 دکانیں ہیں۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

۞ مکرم غلام باری سیف صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف فرینکفرٹ جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم حافظ علی مرتضیٰ صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل اور بھاوج مکرمہ خدیجہ نواز صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11۔اپریل 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایقان مرتضیٰ عطا فرمایا ہے اور ازراہ شفقت وقف نو کی عظیم الشان بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نواز احمد صاحب کنگ آف جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم راجہ محمد عبداللہ خان صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بیٹے مکرم محمد اسماعیل زکریا صاحب واقف نو اور ان کی اہلیہ مکرمہ قرۃ العین زکریا صاحبہ واقفہ نو کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 11 جولائی 2015ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریحہ جنت عطا فرمایا اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم محمد سلیم بھٹی صاحب آف بہاولپور کی نواسی اور ددھیال کی طرف سے محترم راجہ میاں فیروز دین خان صاحب مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحتمند، لمبی عمر والی، والدین کے لئے قرۃ العین، جماعت احمدیہ اور اپنے خاندان کا نام روشن کرنے والی بنائے۔ آمین

بچی پیدائش سے ہی کچھ بیمار ہے اور ICU میں داخل رہی ہے۔ احباب سے بچی کی کامل شفایابی کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب چک نمبر 219 رب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ سرداراں بی بی صاحبہ کی طبیعت کچھ عرصہ سے بہت خراب ہے۔ دو بار ڈائیلسز ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

☆☆..........☆..........☆☆

بقیہ ازصفحہ:2 جلسہ جرمنی سے حضور انور کا اختتامی خطاب

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے بھی ہمیں دعوت الی اللہ کے مختلف طریقے بتائے ہیں آپ نے فرمایا کہ کم فہم لوگ دین کا علم بھی نہیں رکھتے اس لئے انہیں سمجھانا ذرا مشکل ہوتا ہے ان کو سمجھانے کے لئے بات بہت صاف اور عام فہم کرنی چاہئے۔ امراء تو تکبر کی وجہ سے دین کی باتوں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے اور کبھی ان سے بات کا موقع ملے تو مختصر اور پورا مطلب ادا کرنے والی بات ہو یا زیادہ تر اوسط درجے کے لوگ ہیں جو بات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کی طبیعت میں تعلّی، تکبر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانا مشکل نہیں ہوتا ایسے لوگوں کو دعوت الی اللہ کرنی چاہئے اور اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے داعی الی اللہ کی کون سی نشانی بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! آپ نے فرمایا کہ اس کام کیلئے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو کہ من یتق و یصبر کے مصداق ہوں ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو پاک دامن ہوں فسق فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص318)

س: انفرادی ذاتی روابط بڑھانے کی بابت حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! دعوت الی اللہ کا کام ایک مستقل کام ہے سال کا ایک رابطہ کافی نہیں ہے بلکہ سارا سال توجہ کی ضرورت ہے اس کے لئے اگر ذاتی تعلقات وسیع کئے جائیں تو پھر ہی سارا سال توجہ رہ سکتی ہے اور یہ تعلق ہی پھر نتیجہ خیز بھی ثابت ہوتا ہے۔ پس جب درد ہو تو پھر طرح بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ ذاتی تعلقات قائم کئے جاتے ہیں۔

س: لائبیریا کے ایک داعی الی اللہ کا دعوت الی اللہ کے ضمن میں کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! لائبیریا سے ہمارے داعی الی اللہ نے لکھا کہ ہم ٹیم کے ساتھ ایک گاؤں ''گم دینہ'' گئے پروگرام کے دوران کچھ لوگوں نے شور مچا کر اسے خراب کرنے کی کوشش کی۔ تو داعی الی اللہ دعا کے لئے الگ ہوئے کہ ظاہری طور پر جو کوشش ہو سکتی تھی وہ ہم نے کی ہے لیکن شیطان صفت لوگوں نے مجلس کو خراب کر دیا ہے اس لئے اگر اللہ چاہے تو یہ ہدایت پا جائیں گے کیونکہ ہدایت تو اللہ نے دینی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں سب نے سوچ اور غور و فکر کے بعد بیعت کر لی۔

س: حضرت مسیح موعود نے دین کی حفاظت اور اس کی سچائی کو ظاہر کرنے کے کون سے دو پہلو بیان فرمائے ہیں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ دین حق کی حفاظت اور سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مومنین کا نمونہ بن کے دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔

س: دنیا کو کیسے واعظوں سے نقصان ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلاء ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کو چھوڑ جاتے ہیں ایسے واعظوں سے دنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے پس دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اگر ہم نے اٹھایا ہے اگر دنیا کو دین کی حقیقی تعلیم سے ہم نے آگاہ کرنا ہے تو پھر اپنی حالتوں کے ہمیں جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! آج دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کی ذمہ داری مسیح موعود کے غلاموں کی ہے، دنیا کی بقا آج ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں دنیا کی روحانی پیاس بجھانے کے لئے مقرر کیا ہے پس اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مستقل مزاجی سے اس کام میں جت جانا ہوگا اپنے عملوں کو دین حق کی حقیقی تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہوگا اور خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے عبادت کے حق ادا کرنے ہوں گے پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کر کے یہاں سے جانا چاہیے کہ ہم دنیا کی روحانی پیاس بجھانے کے سامان کریں گے۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کی بھی مثالیں قائم کریں گے اور حقوق العباد کی بھی مثالیں قائم کریں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

کھجور کی قسمیں

ڈورا: یہ کھجور رنگ میں گلابی اور بے حد قوت بخش ہے۔ پتلا آدمی کثرت سے کھائے تو موٹا ہو جاتا ہے۔

تپاسا: یہ پیلے رنگ کی کھجور ہے۔ اس میں مٹھاس کم ہوتی ہے، اس لیے زیادہ کھائی جاتی ہے۔

گیری: یہ قسم جب سرخی مائل ہو جائے تو تحفے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا گنڈور پیلا ہوتا ہے۔

سونا: اس کھجور کی خوبی یہ ہے کہ سال بھر پڑی رہے، تب بھی خراب نہیں ہوتی۔ سرخ اور سنہری رنگ کے گودے میں مٹھاس زیادہ ہوتی ہے۔

ڈینڈا: یہ بہت موٹی کھجور ہے۔ گٹھلی پتلی ہوتی ہے۔ میٹھی اور خوش ذائقہ ہوتی ہے، اس کی کئی قسمیں ہیں، جن میں سے ایک ''سوکڑ'' ہے، یہ درخت پر ہی سوکھ جاتی ہے۔ دسمبر تا جنوری رہ سکتی ہے۔

ڈوڈی: یہ پیلے رنگ کی چھوٹی کھجور ہے۔ اس کی ایک قسم ستمبر تک اتر آتی ہے اور دوسری قسم کی اگر حفاظت کی جائے تو پوہ کے مہینے تک محفوظ رہ سکتی ہے۔ اس مہینے میں کھجور کی قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔

(روزنامہ نئی بات 22 فروری 2015ء)

☆......☆......☆

تصحیح

مورخہ یکم اگست 2015ء کو روزنامہ الفضل صفحہ 5 پر حضرت مولوی نور محمد صاحب ملتانی رفیق حضرت مسیح موعود کے متعلق غلطی سے لکھا گیا ہے کہ آپ 313 رفقاء میں تھے۔ یہ درست نہیں۔ احباب درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔اگست

طلوع فجر	3:53
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:06

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3۔اگست 2015ء

6:15 am	گلشن وقف نو
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2015ء
12:00 pm	پیس کانفرنس 14 مارچ 2015ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16۔اکتوبر 2009ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ یکم اگست 2015ء

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

تاج نیلام گھر
کوئی بھی فالتو یا کارآمد چیز گھریلو یا دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
فون: 047-6212633
0321-4710021,0337-6207895

سیل سیل سیل
گرمیوں کی تمام زنانہ و مردانہ ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے
تمام فینسی و بوتیک ورائٹی کے تشریف لائیں
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

FR-10

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

کوٹھی برائے فروخت
ایک عدد کوٹھی برقبہ ایک کنال برائے فروخت ہے۔ ویل فرنیشڈ، 3 بیڈ رومز، ڈرائنگ اینڈ ڈائننگ، فل سائز ہال، کچن، برآمدہ، تین باتھ رومز، مغرب میں خوبصورت گراسی پلاٹ، بڑے گیٹ کے ساتھ لان، گیراج، میٹھا پانی اور بجلی موجود ہے۔
بہترین لوکیشن نزد بیت النصرت فیکٹری ایریا ربوہ 0345-6311000/0300-7710709

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 9/1 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون: 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض مطب حمید کا مشہور دواخانہ
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com